روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 22 دسمبر 2011ء 26 محرم 1433 ہجری 22 فتح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 287

حضرت ابراہیمؑ کی نصیحت

اور یقیناً ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے اس کی رُشد عطا کی تھی اور ہم اس کے بارہ میں خوب علم رکھتے تھے۔ جب اس نے اپنے باپ سے اور اس کی قوم سے کہا یہ بت کیا چیز ہیں جن کی خاطر تم وقف ہوئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا۔ اس نے کہا تو پھر تم بھی اور تمہارے باپ دادا بھی کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔

(سورة الانبياء 52تا55)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے فرماتا ہے کہ مومنوں کا نور ان کے چہروں پر دوڑتا ہے۔ اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے۔

مجھے ایک دفعہ عالم کشف میں پنجابی زبان میں اسی علامت کے بارہ میں یہ موزوں فقرہ سنایا گیا۔ **"عشق الٰہی وسے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی"** مومن کا نور جس کا قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے وہ وہی روحانی حسن و جمال ہے جو مومن کو وجود روحانی کے مرتبہ ششم پر کامل طور پر عطا کیا جاتا ہے۔ جسمانی حسن کا ایک شخص یا دو شخص خریدار ہوتے ہیں مگر یہ عجیب حسن ہے جس کے خریدار کروڑ ہا رُوحیں ہو جاتی ہیں۔ اسی روحانی حسن کی بناء پر بعض نے **سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ** کی نعت میں یہ شعر کہے ہیں اور ان کو ایک نہایت درجہ حسین اور خوبصورت قرار دیا ہے اور وہ اشعار یہ ہیں۔

آں تُرک عجم چوں زمئے عشق طرب کرد   غارت گرئے کوفہ و بغداد و حلب کرد
صد لالہ رُخے بود بصد حسن شگفتہ   نازاں ہمہ را زیر قدم کرد عجب کرد

اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے بھی اس بارہ میں ایک شعر کہا ہے جو حسن روحانی پر بہت منطبق ہوتا ہے اور وہ یہ ہے۔

صورت گر دیبائے چیں رو صورت زیبائش ہیں   یا صورتے برکش چنیں یا توبہ کن صورت گری

اب یہ بھی یاد رہے کہ بندہ تو حسن معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلے پر حد ہی کر دیتا ہے اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور زمین و آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے اور اس کے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے اور اپنی زمین و آسمان کو اس کا خادم بنا دیتا ہے اور اس کے کلام میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کے تمام در و دیوار پر نور کی بارش کرتا ہے اور اس کی پوشاک اور اس کی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے ایک برکت رکھ دیتا ہے اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا۔ اور ہر ایک اعتراض جو اس پر ہو اس کا آپ جواب دیتا ہے۔ وہ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ دشمنوں پر حملہ کرتا ہے۔ وہ اس کے دشمنوں کے مقابل پر آپ نکلتا ہے اور شریروں پر جو اس کو دکھ دیتے ہیں آپ تلوار کھینچتا ہے۔ ہر میدان میں اس کو فتح دیتا ہے اور اپنی قضا و قدر کے پوشیدہ راز اس کو بتلاتا ہے۔ غرض پہلا خریدار اس کے روحانی حسن و جمال کا جو حسن معاملہ اور محبتِ ذاتیہ کے بعد پیدا ہوتا ہے خدا ہی ہے۔ پس کیا ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں جو ایسا زمانہ پاویں اور ایسا سورج ان پر طلوع کرے اور وہ تاریکی میں بیٹھے رہیں۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 224)

حضور انور کا اختتامی خطاب
جلسہ سالانہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مورخہ **28 دسمبر 2011ء** کو اختتامی خطاب فرمائیں گے۔ اس خطاب کیلئے ایم ٹی اے پر لائیو نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق **2:30** سہ پہر ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت MTA پاکستان)

شیڈیول برائے داخلہ کلاس پریپ

امسال تمام جماعتی ادارہ جات (مریم گرلز ہائی سکول، بیوت الحمد پرائمری سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن) میں کلاس پریپ کے ایڈمیشن درج ذیل نظام اوقات کے مطابق ہوں گے۔

تاریخ فارم وصولی (متعلقہ سکول سے)

3 تا 20 جنوری 2012ء۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جنوری 2012ء

امتحان تحریری: 11 فروری 2012ء

زبانی: 12 فروری 2012ء

کامیاب طلبہ کی لسٹ 22 فروری 2012ء

فیس جمع کرانے کی تاریخ 23 فروری تا 7 مارچ 2012ء

ہدایات: امتحان درج ذیل سلیبس کے مطابق ہوگا۔

انگلش: Aa-Zz   **اردو:** الف تا ے

ریاضی: گنتی 1 تا 20 نصاب وقف نو: 1 تا 4 سال

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 20

جنرل نالج: اس کا ٹسٹ بچہ/بچی کی عمر کے مطابق ہوگا۔

بچہ/بچی کی عمر 31 مارچ تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونا ضروری ہے۔

تحریری امتحان کا پیپر پیٹرن سکول سے فارم وصولی کرتے وقت حاصل کریں۔

(نظارت تعلیم)

مشعل راہ

جماعتی نظام بھی تقویٰ اور دعا سے عدل کا قیام کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مارچ 2004ء میں سورۃ النساء کی آیت 136 تلاوت کی اور فرمایا:۔

نظام جماعت ہے۔ جماعت میں بھی بعض معاملات میں عہدیداران کو فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے ہوں۔ **پھر قضاء کا نظام ہے۔ان کے پاس فیصلے کے لئے معاملات آتے ہیں۔ان کو بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے دعا کرکے، گہرائی میں جاکر، ہر چیز کو غور سے دیکھ کر پھر فیصلہ کریں تاکہ کبھی کسی کو شکوہ نہ ہو کہ عدل وانصاف کے فیصلے نہیں ہوتے۔** بعض دفعہ قضاء میں صلح وصفائی کی کوشش کے لئے معاملہ لمبا ہو جاتا ہے جس سے کسی فریق کو یہ شکوہ پیدا ہو جاتا ہے کہ قضاء فیصلے نہیں کر رہی۔ان فریقین کو بھی صبر اور حوصلے سے کام لینا چاہئے۔ بہر حال عہدیداران اور قضاء کو انصاف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنا چاہئیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن تک کہ جس میں سورج طلوع ہوتا ہے ہر عضو کے لئے صدقے دینا چاہئے اور جو شخص لوگوں میں عدل سے فیصلے کرتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

(بخاری کتاب الصلح باب فضل الاصلاح بین الناس والعدل بینھم)

یعنی جن لوگوں کو اس کام پر مقرر کیا گیا ہے جو فیصلے کریں اگر وہ عدل وانصاف کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کریں گے تو یہ بھی ان کی طرف سے ایک صدقہ ہے تو جہاں یہ دل کی تسلی کی بات ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا وہاں فکر انگیز بھی ہے، فکر ڈالنے والی بات بھی ہے کہ کہیں غلط فیصلوں کی سزا نہ ہو جائے کہیں پوچھ گچھ نہ ہو جائے۔

ایک اور روایت ہے عبداللہ بن موہب روایت کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو قاضی بنا کر بھیجتے ہوئے کہا، جاؤ لوگوں میں ان کے معاملات کے فیصلے کرو۔انہوں نے کہا اے امیر المومنین کیا آپ مجھے اس ذمہ داری کو اٹھانے سے معاف نہیں رکھ سکتے اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا تم قضاء کے عہدے کو ناپسند کیوں کرتے ہو جبکہ آپ کے والد فیصلے کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے **مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَا بِالْعَدْلِ** یعنی جو قضاء کے عہدے پر فائز ہو۔اسے چاہئے عدل کے ساتھ فیصلے کرے اور مناسب یہ ہے کہ اس عہدے سے اس طرح نکلے کہ اس پر کوئی الزام نہ ہو۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سننے کے بعد میں اس عہدے کی خواہش نہیں رکھتا۔

(ترمذی کتاب الاحکام باب ما جاء عن رسول اللہ ﷺ فی القاضی)

ان کو اللہ کا خوف تھا کہیں ایسا فیصلہ نہ ہو جائے کہ جس پہ الزام ہو۔ پھر ایک روایت ہے۔ حسن روایت کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد، معقل بن یسار کی مرض الموت میں ان کی عیادت کو گئے انہوں نے کہا میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مجھے یقین ہوتا کہ میں ابھی زندہ رہوں گا تو میں یہ حدیث تمہیں نہ سناتا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کوئی بندہ جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی دیکھ بھال فرض کی ہو اگر وہ اس حال میں مرتا ہے کہ اس نے اپنی رعیت کی نگہبانی کرنے میں عدل سے کام نہ لیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا۔

(سنن الدارمی کتاب الرقائق باب فی العدل بین الرعیۃ)

(روزنامہ الفضل 15 جون 2004ء)

رپورٹ: مکرم شاہد احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ البانیہ

جماعت البانیہ کا چوتھا جلسہ سالانہ اور قرآن کریم کی نمائش

جماعت احمدیہ البانیہ کو مورخہ 10 ؍اکتوبر بروز اتوار جماعتی روایات کے مطابق اپنا چوتھا جلسہ سالانہ دارالحکومت ترانہ میں واقع احمدیہ مشن ہاؤس دارُالفلاح میں منعقد کرنے کی توفیق ملی

امسال خصوصی طور پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق قرآن کریم کے متعلق ایک خوبصورت نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں قرآن کریم کی اہمیت، جمع قرآن کی تاریخ، اس میں درج تاریخی حقائق، مستقبل کی پیشگوئیاں، سائنسی انکشافات، تخلیق کائنات اور امن عالم وغیرہ سے متعلق قرآنی آیات اور ان کی مختصر وجامع تشریح پر مشتمل خوبصورت اور دیدہ زیب پوسٹرز جدید تصاویر کے ساتھ ایک گیلری کی صورت میں آویزاں کیے گئے تھے، جو دوران جلسہ حاضرین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔علاوہ ازیں حضرت امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کے متعلق قرآن وحدیث سے ثابت پیشگوئیوں کو بھی دلکش پوسٹرز کی صورت میں پیش کیا گیا۔ نیز البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی اس نمائش میں پیش کیے گئے تھے۔

امسال جلسہ کی مجموعی حاضری 1157 افراد پر مشتمل تھی جس میں 45 افراد ہمسایہ ملک کوسووو سے تشریف لائے تھے۔ رہائش کا انتظام احمدیہ مشن ہاؤس دارالفلاح اور بیت الاول میں کیا گیا تھا۔

جلسہ کا آغاز صبح نماز فجر سے ہوا۔ جس کے بعد خاکسار نے تلقین عمل کی خاطر چند گذارشات پیش کیں۔ تقریباً نو بجے جلسہ کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز محترم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی کی زیر صدارت ہوا۔ خاکسار نے تلاوت ترجمہ اور نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترم صمد احمد صاحب غوری مربی سلسلہ کوسووو نے ''اسلام میں خدا تعالیٰ کا تصور'' کے عنوان پر پیش کی۔

بعد ازاں مکرم بُیار رامائے صاحب Buyar Ramay صاحب نے ''کیا البانین کو اسلام کی ضرورت ہے؟'' کے عنوان پر ایک دلچسپ تقریر کی۔

بعد ازاں چائے کافی کیلئے ایک مختصر سا وقفہ ہوا جس دَوران احباب قرآن کی نمائش سے مستفید ہوئے۔

وقفہ کے بعد محترم جاوید اقبال صاحب ناصر مربی سلسلہ البانیہ نے ''سیرت آنحضرت ﷺ عاجزی اور انکساری کے آئینہ میں'' ایک جامع اور دلچسپ تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر عزیز بیکم بتسی Bekim Bitsi صاحب نے ''سیرت حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل'' کے عنوان پر پیش کی۔

بعد ازاں احباب کرام نے نماز ظہر ادا کی جس کے بعد تمام شرکاء جلسہ کے اعزاز میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ نماز کے بعد جلسہ کا دوسرا اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ دوسرے اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار نے ''سیرۃ حضرت مسیح موعود اور احیاء دین حق کے لئے آپ کی خدمات'' کے عنوان پر پیش کی بعد ازاں مکرم محمد پتسی صاحب Muhamet Pitsi صاحب نے ''برادرم محترم موسیٰ رستمی صاحب مرحوم کی زندگی سے چند حسین یادیں'' پیش کیں۔ موصوف نے دس سال تک بطور صدر جماعت احمدیہ کوسووو خدمات سرانجام دیں اور گذشتہ سال ان کی ناگہانی طور پر وفات ہوگئی تھی۔

آخر میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے عبادت الٰہی کی طرف مائل ہونے، عملی نمونہ اور اخلاقی معیار بلند کرنے نیز علمی میدان میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا جس کے بعد امیر صاحب جرمنی نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اس پُرسوز دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

نماز عصر کے بعد بیت الاوّل میں امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس کے بعد مشن ہاؤس کے احاطہ میں احباب جماعت کے ساتھ باربی کیو کا انعقاد کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی دُعاوں کا وارث بنائے اور اس کے جملہ فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین حق کا حقیقی پیغام زیادہ سے زیادہ سعید روحوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

مہمان کے لئے

حضرت حافظ معین الدین صاحب کے ہاں ایک مہمان آگیا۔ ان کے گھر میں کچھ نہ تھا مگر مہمان نوازی بھی ضروری تھی۔ اس لئے کہیں سے اس کو روٹی لادی۔ دوسرے دن بھی اسی طرح کیا۔ تیسرے دن قریب کے ایک گاؤں میں گئے اور وہاں سے جاکر غلہ مانگا۔ جب ایک سیر کے قریب ہوگیا تو چکی سے خود پیسا اور اس کی روٹی پکوا کر مہمان کو کھلائی۔ جب کسی نے پوچھا کہ آپ نے یہ گداگری کیوں کی تو فرمایا۔

میں نے اپنے واسطے تو گداگری کبھی نہیں کی مگر مہمان کو روٹی کھلانی ضروری تھی۔

(رفقائے احمد جلد 13 ص 310)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب

میرے والد محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب

قسط دوم آخر

صابروشاکر اور جفاکش:

والد محترم راجہ محمد مرزا خان صاحب کو ہمیشہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر صابر وشاکر پایا۔ خاکسار نے چالیس سالہ شعوری مشاہدہ میں کبھی آپ کو دنیوی معاملات میں شدید اضطراب اور پریشانی کی حالت میں نہیں پایا۔ اسی طرح ہر ابتلا پر صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ ہماری دو بہنیں ایک سال کے وقفہ سے بیوہ ہوگئیں۔ ان کی ساری اولاد پر والد محترم نے اپنا دست شفقت و احسان اس طرح رکھا کہ ہر موقع پر ان کی مدد کرنا اپنے اوپر فرض کرلیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر کلیۃً راضی رہے۔ اب ان بہنوں کی ساری اولاد تعلیم مکمل کر کے اپنے پاؤں پر کھڑے شاندار زندگی گزار رہی ہے۔

اپنی وفات سے قبل والد محترم دو سال صاحب فراش رہے بیماری میں بڑے بڑے اتار چڑھاؤ آتے رہے۔ آپ کو انتہائی بیماری کی انتہائی تکلیف میں بھی صابر وشاکر پایا۔ موت سے خائف نہیں تھے بلکہ ہردم اس کے لیے تیار تھے نہ کوئی حسرت نہ غم تھا۔ ایک نفسِ مطمئنہ لیے اللہ تعالیٰ کے بیشمار احسانات پر رطب اللسان تھے۔

شاید ایک زمیندار خاندان کا فرد ہونے اور لمبا عرصہ فوج میں گزارنے کی بنا پر والد محترم میں جفاکشی مثالی تھی۔ اپنے زیادہ تر کام اپنے ہاتھ سے کرنا پسند کرتے تھے۔ آپ کے کمرہ میں ہر چیز بالترتیب ہوتی تھی۔ جہاں جہاں بصورت رہائش آپ کا لمبا قیام رہا وہاں خالی جگہوں میں سبزیاں کاشت کیں، پھل دار اور سایہ دار درخت ضرور لگائے۔ ان پودوں کی دیکھ بھال کرتے، وقت پر ان میں گوڈی اور پانی دیتے تھے۔ والد محترم کو گھر کے باہر شیشم کے درخت لگانے کا شوق تھا۔ آپ کے لگائے ہوئے یہ خوبصورت درخت اب بھی ہمارے گھر کے سامنے موجود ہیں ایک مرتبہ ایک شیشم کا درخت جو ابھی چھوٹا ہی تھا۔ غالباً کسی بیماری کی وجہ سے اس کا بڑھنا رک گیا۔ پتے جھڑنے لگے اور ٹہنیاں خشک ہوگئیں۔ خاکسار نے دیکھا کہ والد محترم اس بظاہر مردہ درخت کو بھی باقاعدگی سے پانی دیتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا وہ درخت زندہ ہے کہ نہیں۔ خاکسار نے اسے اوپر سے BEND دیا تو وہ فوراً خشک لکڑی کی طرح ٹوٹ گیا۔ خاکسار نے والد محترم سے عرض کیا کہ یہ شیشم کا درخت تو مر چکا ہے اسے پانی دینے کا اب بظاہر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ خاموش رہے لیکن اس درخت کو بعد میں بھی کئی روز تک باقاعدگی سے پانی دیتے رہے۔ کچھ دنوں کے بعد وہ درخت سرسبز ہوگیا۔ خاکسار نے والد محترم سے عرض کیا کہ وہ ''مرا ہوا'' درخت تو اپنی کونپلیں نکال رہا ہے۔ اس وقت والد محترم نے نہایت انکساری سے خاکسار کو بتایا کہ دراصل میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ یہ درخت سرسبز ہے۔ لہٰذا میرا کام تو بس اتنا ہی تھا کہ اسے پانی دیتا رہوں وہ کرتا رہا ہوں۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے کہ یہ سرسبز ہوگیا ہے۔ آج بھی وہ سایہ دار شیشم ہمارے گھر کے سامنے موجود ہے۔

والد محترم حد درجہ بہادر اور نڈر انسان تھے۔ بتاتے تھے کہ جنگ عظیم دوم میں وہ جہازوں سے بم گرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ ان بموں کی گرتے ہوئے سمت دیکھ کر ان کی مخالف سمت لیٹ جاتے اور بم آنکھوں کے سامنے پھٹتے اور انہیں خراش تک نہ آتی تھی۔

ہمارا گاؤں بس سٹاپ سے کچھ فاصلہ پر ہے۔ ابا جان کو بامر مجبوری بسا اوقات رات کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ اُس زمانہ میں بس سٹاپ سے گاؤں تک کا راستہ نہایت سنسان اور خوفناک ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ رات کے وقت اس راستہ پر والد محترم کے سامنے دو مشکوک افراد آگئے پیشتر اس کے کہ وہ افراد کچھ کہتے آپ نے گرج دار آواز میں انہیں مخاطب کیا ''تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' یہ سنتے ہی وہ دونوں افراد راستہ چھوڑ کر دور بھاگ گئے۔ اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کے شر سے محفوظ رہے۔ ایک مرتبہ ایک جائیداد کی خرید کے موقع پر متعلقہ آفیسر نے والد محترم سے ناجائز طور پر زائد رقم ہتھیالی۔ آپ نے اسی موقع پر اس آفیسر کو چیلنج دیا کہ یہ رقم تم نے چونکہ ناجائز طور پر لی ہے لہٰذا یہ رقم میں تم سے واپس لے کر دم لونگا۔ لیکن اس آفیسر نے نہایت تکبر سے واپسی رقم کے امکان کو رد کر دیا۔ والد محترم نے انگریزی زبان میں نہایت مدلل درخواست لکھ کر گورنر، کمشنر، ڈپٹی کمشنر کو رجسٹرڈ بھجوادیں۔ اس مبنی بر حقیقت درخواست پر ان حکام بالا نے فوری نوٹس لیا اور دادرسی کروانے کا حکم دے کر رپورٹ طلب کرلی۔ اس پر مجرم (آفیسر) کی طرف سے دست بستہ وہ رقم والد محترم کو واپس کی گئی۔

راست گفتاری اور امانت و دیانت:

والد محترم ہمیشہ سچی اور کھری بات کرتے۔ آپ کے افراد خاندان اور دوست احباب آپ کے اس وصف سے بخوبی آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا کلام نہایت پرتاثیر ہوتا تھا۔ کم گو تھے لیکن دوسرے کی لمبی بات کو بھی اطمینان سے سن لیتے۔ جہاں بھی کسی کی بات کو خلاف واقعہ پاتے اسی وقت اس کی درستی کروادیتے۔

ایک مرتبہ آپ کے بینک اکاؤنٹ میں ایک ادارہ کی بڑی رقم آگئی جو آپ کی نہیں تھی۔ آپ نے ازخود بنک مینیجر کو بتایا کہ میرے اکاؤنٹ میں کہیں سے زائد رقم آگئی ہے جو میری نہیں ہے۔ وہ رقم آپ نے ازخود متعلقہ ادارہ کو واپس کردی۔

زہد وقناعت اور خوش لباسی:

والد محترم حتی الوسع اپنے اعمال صالحہ کو پوشیدہ رکھنے کے عادی تھے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ ادعیۃ القرآن، ادعیۃ الرسول اور ادعیۃ المسیح الموعود پر مشتمل کتب آپ کے کمرہ میں سائڈ ٹیبل پر ہمیشہ موجود ہوتیں۔ ''سید الاستغفار'' کی لمبی دعا خواہش کر کے اپنے اہل وعیال اور بعض عزیز و اقارب کو یاد کروائی اور صبح شام پڑھنے کی تلقین کی۔ آپ کی قناعت شعاری بھی قابل رشک تھی جو پہننے کو ملتا، جو کھانے کو ملتا، جو آمدن ہوئی اس پر پوری بشاشت سے قناعت کرتے۔ مزاج میں مال و دولت جمع کرنے کی ہوس نہیں تھی۔ جو رقم زائد از ضرورت ہوتی وہ خدمت خلق اور جماعتی مالی تحریکات میں خرچ کر دیتے تھے۔

والد محترم نہایت نفیس انسان تھے۔ موسم سرما میں ایک بار اور موسم گرما میں کم از کم دو بار روزانہ لازماً غسل کرتے۔ ہمیشہ صاف ستھرا لباس زیب تن رکھتے۔ گھر کے لباس، بیرون کے لباس اور سونے کے لباس کو نہایت ترتیب اور نفاست سے اپنے کمرہ میں رکھتے تھے۔ اپنے ارد گرد صفائی کو پسند کرتے تھے۔ خوشبو کا استعمال آپ کے معمولات میں شامل تھا۔

ہمدرد و حاذق طبیب:

آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد والد محترم نے جالپ میڈیکل ہال بعد ازاں منیر میڈیکل ہال کے نام سے برلب اقصیٰ روڈ کاروبار کیا۔ آپ چونکہ کوالیفائیڈ میڈیکل پریکٹیشنر تھے سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے دست شفاء عطاء کیا تھا۔ لہٰذا کثیر تعداد میں اندرون ربوہ اور مضافات ربوہ سے مریض علاج و معالجہ کے لیے آپ کے پاس آتے تھے۔ والد محترم مضافات ربوہ کے دیہات میں فوجی ڈاکٹر کے نام سے مشہور تھے۔

متعدد مریضوں کو لوگ چارپائیوں پر اٹھا کر والد محترم کے پاس لاتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مریض شفایاب ہوتے تھے۔ تشویشناک حالت میں مبتلا مریضوں کے علاج کے لئے بسا اوقات سائیکل یا گھوڑے پر سوار ہو کر قریبی دیہات میں تشریف لے جاتے۔ آپ کے اس عمل سے ان مریضوں کے لواحقین جو تقریباً سب ہی غیر احمدی ہوتے تھے والد محترم کا بار بار شکریہ ادا کرتے اور ممنون احسان ہوتے۔ باوجود کہ میڈیکل کا گہرا علم رکھتے تھے اور آرمی میڈیکل کور میں اپنے جونیئرز کو پڑھاتے بھی رہے تھے لیکن آپ کی زبان سے ہم نے کبھی بھی اپنے علم و فضل اور 50 پچاس سے زائد تجربہ کا تفاخر سے اظہار ہوتے نہ سنا نہ دیکھا۔ بس دعا کر کے نسخہ تجویز کرتے اور دوا دیتے تھے۔

جماعتی مفاد کو ہمیشہ مقدم رکھنا:

ربوہ میں ریلوے کراسنگ کے قریب مارکیٹ میں والد محترم کا میڈیکل سٹور تھا۔ اس وقت اس مارکیٹ کے بالمقابل سڑک پار نہایت باموقع جگہ خالی پڑی تھی جو جماعت کی ملکیت تھی۔ اس جگہ سے متصل جگہ پر حکومت کی جانب سے عدالت کی بلڈنگ و دیگر تعمیرات ہو رہی تھیں۔ والد محترم چونکہ نماز باجماعت کے سختی سے پابند تھے لہٰذا آپ نے جماعت کی ملکیتی خالی جگہ پر ایک چھوٹے سے حصے کو ہموار کروا کے وہاں کھلے آسمان کے نیچے دیگر دکاندار حضرات کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا شروع کر دیا پھر جلد ہی نظام جماعت کی اجازت سے اپنی نگرانی میں قریبی دکانداروں سے مالی معاونت کروا کے اس جگہ پر چھوٹی سی نہایت سادہ بیت الذکر تعمیر کروادی۔ اس وقت کے صدر صاحب عمومی محترم حکیم خورشید احمد صاحب مرحوم نے والد محترم سے فرمایا کہ آپ ہی یہاں نماز باجماعت کی امامت کیا کریں۔ چند روز والد محترم نے اطاعت نظام میں امامت کروائی پھر جلد ہی محترم صدر صاحب عمومی سے عرض کیا کہ آپ کسی باریش عالم دین کو یہاں امام مقرر فرمائیں۔ خاکسار مقتدی رہ کر ہر قسم کا تعاون علی الخیر کرے گا۔ والد محترم نے اس بیت الذکر کے لیے پانی کے کنکشن کی درخواست بلدیہ ربوہ میں دی۔ اس وقت ایک متعصب مجسٹریٹ ربوہ میں تعینات تھے وہی ایڈمنسٹریٹر بھی تھے وہ اس بیت الذکر کی تعمیر کے شروع ہی سے مخالف تھے چنانچہ انہوں نے پانی کا کنکشن دینے سے انکار کر دیا۔ والد محترم نے انہیں نہایت جرأت سے بتایا کہ ربوہ میں بیوت الذکر کو ترجیحی بنیادوں پر پانی کا کنکشن دینے کی روایت ہے لہٰذا انہیں بالآخر یہ کنکشن منظور کرنا پڑے گا۔ اگلے ہی روز والد محترم اپنے چند دوستوں کے ہمراہ جن میں ایک معروف اخباری نمائندہ بھی تھے متعلقہ مجسٹریٹ سے دوبارہ ملے اور انہیں اس بیت الذکر کیلئے پانی کا کنکشن منظور کرنے کا باصرار مطالبہ کیا۔ والد محترم کے ہمراہ گئے ہوئے تمام دوستوں نے بھی پرزور انداز میں والد محترم کے مؤقف کی تائید کی۔ بالآخر اس متعصب مجسٹریٹ کو پانی کا کنکشن منظور کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ہی

وہاں سادہ سے طہارت خانے اور وضو کی جگہیں آپ نے تعمیر کروائیں۔ یہ بیت الذکر اب شاندار ''بیت بلال'' کے نام سے اس جگہ پر موجود ہے۔ بطرف اقصیٰ روڈ جماعت کی ملکیت ''بلال مارکیٹ'' کے نام سے متعدد دکانات ہیں۔

والد محترم کا اس جگہ پر بیت الذکر بنانے کا منصوبہ ایک طرف تو نماز باجماعت کے التزام کے لیے تھا۔ اس کے ساتھ یہ امر بھی پیش نظر تھا کہ چونکہ اس جگہ سے متصل جگہ پر عدالت کی بلڈنگ اور دیگر تعمیرات کا منصوبہ بن چکا تھا۔ یہ خدشہ بہرحال موجود تھا کہ یہ تعمیرات بطرف جنوب ریلوے لائن تک ممتد ہوکر بیت الذکر والی جگہ کو بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ الحمدللہ یہ نہایت قیمتی جگہ اب جماعت کے قبضہ اور تصرف میں ہے۔ خاکسار کی یہ خوش نصیبی ہے کہ والد محترم ہی کی خواہش اور ہدایت پر اس ابتدائی، سادہ بیت الذکر میں بیٹھ کر خاکسار نے حضرت مولوی عطاء محمد صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود سے درست تلفظ کے ساتھ سارا قرآن کریم پڑھا اور بعدازاں اس نہایت بزرگ ہستی سے کچھ حصہ قرآن حفظ کرنے اور ترجمہ قرآن کریم کا بڑا حصہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

والد محترم جماعتی مفاد میں اپنی آراء کو آزادانہ پیش فرماتے تھے۔ ہمارے محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں بیت النصرت کے ساتھ ایک بڑے ہال کی تعمیر کا منصوبہ بن رہا تھا۔ والد محترم محلّہ کی مجلس عاملہ کے ممبر تھے۔ اکثر ممبران کی رائے کے برخلاف آپ نے یہ رائے دی کہ ہال ایسی جگہ اور رخ پر تعمیر ہونا چاہئے جس سے بیت الذکر کی ظاہری خوبصورتی اور کشادگی میں فرق نہ آئے نیز مجوزہ ہال بیت الذکر کے حصہ ہی کے طور پر استعمال میں لایا جاسکتا ہو۔ بالآخر کافی بحث و مباحثہ کے بعد اکثر دیگر ممبران عاملہ نے اپنی آراء والد محترم کی رائے کے مطابق دیں۔ یہ ہال بیت الذکر سے متصل تعمیر ہوگیا۔ اب اس ہال کی افادیت مسلّم ہے جہاں لجنہ اماء اللہ کے پروگرام ہوتے ہیں۔

مطالعہ کا شوق:

والد محترم کو بالخصوص کتب حضرت اقدس مسیح موعود کے مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ ہمیشہ کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے کمرہ میں ہم نے زیر مطالعہ دیکھی۔ باقاعدگی سے روزنامہ الفضل کا مکمل مطالعہ کرتے دوسری طرف والدہ محترمہ بھی باقاعدگی سے روزنامہ الفضل کا مطالعہ کرتی تھیں۔ اخبار میں چھپنے والے مضامین پر اکثر والدین کے درمیان گفتگو ہمیں سننے کو ملتی تھی۔ خاکسار والد محترم کی وسعت مطالعہ کو ہمیشہ رشک کی نظر سے دیکھتا رہا ہے۔ حالات حاضرہ، ملکی اور بین الاقوامی سیاست پر آپ کی گہری نظر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ وسعت مطالعہ دعوت الی اللہ کے کاموں میں والد محترم کے خوب کام آتی تھی۔

اہل وعیال سے محبت:

ہم سب بہن بھائی اور آگے ہماری اولاد بخوبی اس بات کو جانتے اور محسوس کرتے تھے کہ والد محترم کو سب سے بہت محبت ہے۔ سب کے لیے یکساں دعائیں کرتے ہیں۔ ہر جائز ضرورت بے لوث پوری فرماتے ہیں۔ لیکن اس محبت و شفقت کو تکلفات ونمائش سے پاک رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ اپنے ایک نواسہ کو فرمایا کہ میں چاہتا ہوں تم فوج میں جاؤ اور اس کے لیے فلاں کورس کرو۔ نواسہ نے عرض کیا کہ اس وقت اس کورس کے اخراجات برداشت کرنے کی جیب اجازت نہیں دیتی۔ والد محترم نے فوراً مطلوبہ ساری رقم جو کئی ہزار روپے تھے تحفۃً اپنے نواسہ کے ہاتھ میں دے دیئے۔ اپنی بہوؤں سے اپنی بیٹیوں جیسا سلوک روا رکھا۔ خاکسار کو بہ نسبت اپنی بہنوں اور بڑے بھائی جان کے والد محترم کے پاس زیادہ رہنے کا موقع میسر آیا ہے۔ بلاناغہ والد محترم گھر میں موسم کے مطابق کوئی نہ کوئی پھل ضرور لاتے تھے۔ یہ سارا پھل ہماری معذور والدہ محترمہ کو پیش کردیتے۔ ان کے ذریعہ خاکسار کی اہلیہ اور بچوں میں تقسیم کرواتے۔ اس سارے عمل میں از حد فرحت محسوس کرتے تھے۔ اگر گھر کا کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو اس کی تیمارداری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ اپنی ضروریات پر اپنی آل و اولاد کی ضروریات کو مقدم رکھتے تھے۔ بیمار پر اس وقت تک خصوصی توجہ رکھتے اور دعاؤں سے نوازتے رہتے جب تک مریض مکمل صحت یاب نہ ہو جاتا۔ اس محبت کا اثر تھا کہ خاکسار کی اہلیہ مع بچوں کے والد محترم کے ایام بیماری میں صحت یابی کے لیے دعاؤں اور نوافل کی ادائیگی میں مشغول رہے۔ بعدازاں والد محترم کی میّت کو فرط محبت میں پیشانی پر چومتے رہے اور بے ساختہ آنسو بہاتے رہے۔ خاکسار کی بیٹی مریم صدیقہ راجہ نے نہایت تأسف سے کہا کہ ابا جی (والد محترم کو گھر میں ہم سب چھوٹے بڑے ابا جی کہتے تھے) کی وفات کے بعد گھر کا ہر کمرہ خالی دکھائی دیتا ہے! اللہ تعالیٰ سب لواحقین کو صبر جمیل دے اور سب کو والد محترم کے اوصاف حمیدہ اور دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

والد محترم نے اپنی ساری اولاد کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ خاکسار نے گریجوایشن کرنے کے بعد جب زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کا فیصلہ کیا تو بہت مسرور تھے۔ پھر جب ہم دونوں بھائیوں نے ایم۔اے کے امتحانات پاس کیئے تو اللہ تعالیٰ کے بے حد شکرگزار ہوئے اور اسے ربوہ میں رہائش او راحمدیت و خلافت سے وابستگی کی برکت قرار دیتے رہے۔ بڑے بھائی جان محترم راجہ محمد یوسف خان صاحب کو بحیثیت سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ جرمنی خدمت کرتے ہوئے دیکھتے تو اظہار مسرت کے ساتھ جذبات تشکر میں سرشار دکھائی دیتے تھے۔

خاکسار جب خدام الاحمدیہ پاکستان اور وکالت مال اوّل تحریک جدید میں خدمت کررہا تھا تو ملک کے طول وعرض میں آئے روز دورے کرنا ہوتے تھے۔ سفر وحضر میں اللہ تعالیٰ کے حامی وناصر ہونے کے لیے والدین خاص طور پر دعاؤں سے نوازتے تھے۔ بسا اوقات رات گئے تک خاکسار کی سفر سے واپسی کا انتظار کرتے۔ دورہ کی کامیابی پر حوصلہ افزائی فرماتے اور دعا سے نوازتے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ میرے والدین کو جنت الفردوس سے سرفراز رکھے۔ آمین

والدہ محترمہ سے حسن سلوک:

خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ کی وفات والد محترم کی وفات سے کچھ عرصہ قبل ہوئی تھی۔ آپ نے یہ صدمہ دیگر افراد خاندان کے ساتھ نہایت حوصلہ اور صبر و استقامت سے برداشت کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر اطمینان قلب کے ساتھ راضی رہے۔

والدہ محترمہ وفات سے قبل 40 سال تک چلنے پھرنے سے معذور رہیں۔ مسلسل بیٹھنے سے بعض اور عوارض بھی لاحق ہو گئے تھے۔ والد محترم نے ہماری والدہ محترمہ کا ہر طرح سے مکمل خیال رکھا بلکہ اس میں دیگر افراد خاندان سے ہمیشہ سبقت لے جاتے رہے۔ والدہ محترمہ کے لیے عمدہ لباس، عمدہ خوراک پھل وغیرہ کی فراہمی آپ کا معمول تھا۔ دن کا کچھ حصہ ہماری والدہ محترمہ کے کمرہ میں بیٹھ کر تبادلہ خیالات میں ضرور گزارتے تھے۔ اس تبادلہ خیالات کا موضوع بالعموم خلیفۃ المسیح کے ارشادات، خطبات، جماعتی حالات وترقیات، الفضل اور دیگر اخبارات سے اخذ کردہ معلومات اور اپنی گزشتہ رفاقت کے ایمان افروز واقعات ہوتے، ساتھ ساتھ حالات حاضرہ پر بھی تبصرہ ہوتا۔ والدہ محترمہ کو باقاعدگی سے ماہوار جیب خرچ دیتے نیز آپ کی دیگر تمام ضروریات کا خیال رکھتے اور انہیں پورا کرتے تھے۔ غرض کہ ایک مثالی جوڑے کے طور پر آپ دونوں نے اپنی 62 سالہ رفاقت کا سفر طے کیا۔

والد محترم کا والدہ محترمہ کے ساتھ حسن سلوک ہمارے سارے خاندان کے لیے ایک عمدہ نمونہ ہے۔ دونوں میں حد درجہ کی ہم آہنگی تھی۔ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں دونوں نے اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ آپ کی اولاد میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ جن کی تفصیل بالترتیب درج ذیل ہے۔

1) محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بقاپوری۔ برادرم چوہدری بشارت احمد صاحب حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے بھائی کے پوتے ہیں۔

2) محترمہ مسرت جہاں صاحبہ بیوہ مکرم کنور مطلوب احمد صاحب۔ برادرم کنور مطلوب احمد صاحب فیملی میں اکیلے احمدی ہوئے اور باوفا احمدی کے طور پر زندگی گزاری۔ حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔

3) محترمہ شہناز بیگم صاحبہ بیوہ مکرم انجینئر راجہ غفور احمد صاحب۔ برادرم راجہ غفور احمد صاحب ربوہ کے قریب ایک روڈ ایکسیڈینٹ میں موقع پر وفات پاگئے تھے۔ نہایت مخلص احمدی اور داعی الی اللہ تھے۔

4) محترم راجہ محمد یوسف خان صاحب۔ آپ کی شادی محترمہ آصفہ سلیم صاحبہ بنت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی۔ بھائی جان کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

5) خاکسار راجہ منیر احمد خان ۔ خاکسار کی شادی محترم راؤ محمد اکبر خاں صاحب آف گنگا پور ضلع فیصل آباد کی صاحبزادی محترمہ نورین اکبر صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو بیٹوں اور چار بیٹیوں سے نوازا ہے۔

خاکسار کے والد محترم راجہ محمد مرزا خان صاحب اور محترم راؤ محمد اکبر خاں صاحب کی دوستی میں جو قدر مشترک سب سے نمایاں تھی وہ احمدیت اور خلفاء احمدیت سے اخلاص و وفا کا مثالی تعلق تھا۔ اسی بنا پر خاکسار کی شادی محترم راؤ صاحب کی صاحبزادی محترمہ نورین اکبر صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔

والد محترم کی وفات پر دنیا بھر سے تعزیتی فونز، فیکسز، خطوط اور پیغامات موصول ہوئے اور بڑی تعداد میں احباب نے ہمارے گھر تشریف لاکر بالمشافہ تعزیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اجر عظیم سے نوازے جنہوں نے اس دکھ کی گھڑی میں ہمارے خاندان اور والد مرحوم کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔

بنام خاکساران موصولہ تعزیتی خطوط میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

محترم بشیر احمد شاہد صاحب محلّہ دارلصدر غربی قمر نے 10راگست 2011ء کو تحریر فرمایا:۔

کیونکہ میرا ان کے ساتھ ایک گہرا محبت کا علق تھا اور میرے دل میں ان کے لیے بڑی قدر و منزلت تھی۔ میں جب بھی راستہ میں اچانک ان سے ملتا تو وہ بڑے پیار سے میرے سلام کا جواب دیتے اور خیریت دریافت کرتے۔ ان کا اس طرح مجھ سے ملنا میرے لیے دلی سکون کا باعث بنتا۔ اور میں سوچتا کہ یہ محض حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ہے اور

باقی صفحہ 6 پر

میرے گاؤں سعداللہ پور گجرات منڈی بہاؤالدین میں احمدیت

اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی دعوت الی اللہ

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب

سعداللہ پور کا محل وقوع

میرا گاؤں سعداللہ پور وڑائچاں دریائے چناب کے دائیں کنارے پر واقع ہے۔ مشرق میں ہیڈ خانکی اور مغرب میں ہیڈ قادر آباد ہے۔ یہ گاؤں ضلع گجرات کی تحصیل پھالیہ میں تھا مگر پوری تحصیل پھالیہ نے ضلع منڈی بہاؤالدین کی صورت اختیار کر لی ہے لہٰذا میرا گاؤں اب دریا کے کنارے ضلع منڈی بہاؤالدین کا پہلا گاؤں ہے اور تحصیل پھالیہ ابھی بھی ہے۔ اس گاؤں کا ماحول کسی زمانہ میں بہت بہتر تھا اور آپس میں بھائی چارہ کی فضا قائم تھی۔ لوگ بڑے ملنسار اور خوش اخلاق تھے۔ قدرتی چراگاہ، دریا کا کنارا، پُرفضا ماحول، گھنے جنگل، وافر شکار، لوگوں کے اخلاق اچھے تھے۔ دریا کے کنارے پر ہونے کی وجہ سے پتن بھی تھا اور آمدورفت بذریعہ کشتی ہوتی تھی۔ دریا میں پانی تقریباً سارا سال رہتا تھا۔ صرف سردیوں کے چند دن پانی ذرا کم ہوتا تھا جس کو جھاگ کہتے ہیں۔ اب چونکہ انڈیا والے پانی چھوڑتے نہیں لہٰذا دریا خشک ہو گئے ہیں اور صرف بارشی پانی آتا ہے یا سخت گرمی میں برف کا پانی۔ 1982ء تک ہماری بیت الذکر اکٹھی تھی۔ مگر 1982ء میں جماعت احمدیہ نے بیت الذکر علیحدہ کر لی اور اس بیت الذکر کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی خلافت سے چند ماہ قبل کیا۔ قبرستان بھی اکٹھا تھا صرف میرے دادا کی وصیت کے مطابق ہم نے 1966ء میں سڑک کنارے اپنی ذاتی زمین میں دفن کیا بعد میں اب یہ احمدیہ قبرستان سرکاری طور پر بن گیا ہے۔ مشترکہ قبرستان کی وجہ سے آج سے 7 سال قبل 2004ء میں ایک احمدی کے دفن کرنے کی وجہ سے 18 افراد جماعت پر مقدمہ بنا۔

سعداللہ پور راجیکی سے تین کوس کے فاصلے پر جانب جنوب واقع ہے اور راجیکی گجرات سرگودھا روڈ پر منگوال اور کنگ سہالی کے درمیان واقع ہے۔ یہاں بھی وڑائچ قوم آباد ہے اور سارا علاقہ وڑائچوں کا ہے۔

تاریخی حیثیت

سعداللہ پور میں 3 دسمبر 1848ء میں سکھوں اور انگریزوں کے درمیان جنگ رام نگر موجودہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ سے شروع ہو کر چلیانوالہ ختم ہوئی۔ یہ جنگ 1848ء میں سکھ جرنیل راجہ شیر سنگھ اور انگریز جرنیل لارڈ گلف کے درمیان لڑی گئی۔ اس جنگ میں سکھوں کو فتح نصیب ہوئی اور انگریزوں کو شکست فاش ہوئی۔ اس جنگ میں انگریز فوج کے 23 افسر مارے گئے اور 56 شدید زخمی ہوئے۔ آج بھی ایک سنگ مرمر کا صلیب کے نشان والا لمبا پتھر سعداللہ پور میں موجود ہے جس پر یہ عبارت بحروف انگلش کندہ ہے۔

This monoment is created by the government of Punjab in memory of those who fall at "Saduallahpur" on 3rd december 1848.23 killed 56 wounded.Name of officers killed: (ETC)

(سب کے نام اس یادگار پر درج ہیں)

جب مذکورہ بالا جنگ انگریزوں اور سکھوں کے درمیان لڑی گئی تو اس وقت میرے پڑدادا چوہدری عبداللہ خان وڑائچ اس گاؤں کے نمبردار تھے جن کا ذکر حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب نے حیات قدسی میں کئی بار رفیق حضرت مسیح موعود چوہدری اللہ داد کے حوالے سے کیا ہے کہ چوہدری اللہ داد، چوہدری عبداللہ خان وڑائچ کے بھتیجے تھے۔ عبداللہ خان بڑے بھائی اور راجے خان صاحب چھوٹے بھائی تھے۔ جس زمانہ میں حضرت مولانا صاحب سعداللہ پور گئے تھے اس وقت میرے دادا خان محمد نمبردار تھے۔ مگر گاؤں میں چوہدری عبداللہ خان وڑائچ کا طوطی بولتا تھا۔ کیونکہ خان محمد ابھی چھوٹی عمر کے تھے اور چوہدری عبداللہ خان نے انگریزوں کے مقابلہ میں سکھوں کی اندرون خانہ ہر طرح سے امداد کی تھی اور راشن وغیرہ بھی مہیا کیا تھا۔ انگریزوں سے نفرت کی وجہ سے لوگ چوہدری عبداللہ خان کو بہت یاد کرتے تھے۔ علاوہ ازیں پتن کی وجہ سے مسافروں کی دیکھ بھال بھی چوہدری عبداللہ خان ہی کرتے تھے۔ سعداللہ پور کا دارا بہت مشہور تھا اور چوہدری عبداللہ خان کا لنگر جاری رہتا تھا اور چھوٹا بھائی راجے خان اپنے بھائی کی تابعداری میں آگے آگے ہوتا تھا۔ سب مہمانوں کی خدمت دونوں بھائی مل کر کرتے تھے۔ چوہدری عبداللہ خان کی بیویاں دن رات مہمانوں کی روٹیاں پکانے میں مصروف رہتی تھیں۔ ہمارا شجرہ نسب بھی مگھو سنگھ سے ملتا ہے۔ جو سکھ جرنیل ہریہ سنگھ کا بھائی تھا۔ جس کے نام پر ہریہ والا ہے اور اسی سکھ کے نام پر منگوال ضلع گجرات ہے۔ مگھو کی اولاد میں ماہ جیوا کی نسل سے ہم ہیں۔ یہ گاؤں وڑائچوں کا ہے مگر اب بڑی قومیں آباد ہیں اور وڑائچ اقلیت میں ہو گئے ہیں۔

جیسا کہ میں پہلے تحریر کر چکا ہوں کہ سعداللہ پور آب و ہوا کے لحاظ سے بڑا صحت افزاء تھا۔ پانی نہایت میٹھا، رات کو دریا کی ٹھنڈی ہوا (بغیر آلودگی کے)، جنگل اور قدرتی چراگاہوں کی وجہ سے مویشی کافی تعداد میں ہوتے تھے اور ایک دو آدمی ہی مویشی چرانے کے لئے کافی ہوتے تھے۔ صبح کو ہزاروں کی تعداد میں مویشی جنگل کا رخ کرتے تھے اور شام کو دریا کے پانی میں نہا نہا کر واپس خود آجاتے تھے اور جس جس ڈیرہ پر جانا ہوتا تھا چلے جاتے تھے۔ دریا کے کنارے پر زمین ٹھنڈی اور نمی والی ہوتی ہے لہٰذا بغیر پانی کے فصلیں اور سبزیاں خربوزے، تربوز لوگ بڑی تعداد میں بوتے تھے۔ دودھ، خربوزے، تربوز وغیرہ کو بیچنے کا کوئی رواج نہ تھا۔ جس کی نہیں ہوتی تھی وہ دوسرے کی استعمال کر لیتا تھا۔ شادیوں پر تمام لوازمات بارات برادری پورے کرتی تھی مثلاً ایندھن، دودھ، جانوروں کے لئے چارہ، مہمانوں کے لئے چارپائیاں اور بستر، حقہ تمبا کو سب برادری کے ذمہ ہوتا تھا۔ ہمارے گاؤں میں کمّی یعنی کام کرنے والے بڑے وفاشعار لوگ تھے۔ مہمانوں کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش ہوتے تھے۔ رات کو مہمانوں کو میراثی ایک تو داستانیں سناتے اور دوسرا ان کو دباتے بھی تھے۔ گاؤں کے دارا (بیٹھک) میں دو بڑے بڑے برگد کے درخت تھے۔ میرے دادا دارا میں ہی رہتے تھے۔ گپ شپ کے علاوہ سیف الملوک روزانہ سنتے تھے۔ ان کا بھتیجا سردار خاں بڑا خوش الحان تھا۔ کہنا کہ اوئے سردار خاں ذرا وہاں سے پڑھو جہاں حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائی کنوئیں میں ڈال گئے تھے۔ سردار خاں نے پڑھنا اور میرے دادا نے رونا شروع کر دینا۔ کیونکہ بچپن میں کچھ ایسا ہی دکھ ان کو بھی پہنچا تھا۔ کیونکہ پیدائش سے قبل ہی والد چوہدری عبداللہ خاں فوت ہو گئے تھے۔ (تقریباً 3-4 ماہ بعد میرے دادا پیدا ہوئے)

سعداللہ پور میں احمدیت

حضرت مولانا غلام راجیکی صاحب کے چچا نظام دین کے بیٹے میاں غلام علی صاحب سعداللہ پور میں ٹیچر تھے اور مولانا صاحب اپنے چچا زاد کے پاس اکثر سعداللہ پور آتے رہتے تھے۔ سعداللہ پور کے امام مسجد مولوی غوث محمد تھے جو کہ اہل حدیث تھے۔ مولانا غلام رسول راجیکی صاحب نے بیعت 1897ء میں کی۔ ان کے چچا نظام دین اور کزن غلام علی نے 1898ء میں بیعت کر لی تھی اور رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا رتبہ حاصل کر لیا تھا۔

ایک دن مولانا صاحب نے گاؤں کے امام مسجد مولوی غوث محمد کو سیدنا حضرت مسیح موعود کی صداقت سمجھانے کی کوشش کی تو غوث محمد صاحب غصے میں آگئے اور مولانا غلام رسول راجیکی صاحب اور حضرت مسیح موعود کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے۔ مولانا صاحب اُس رات بیت الذکر میں تشریف لے آئے اور خدا کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کیں کہ اے میرے اللہ میں تو تیرے سچے مسیح کا پیغام پہنچانے آیا ہوں مگر یہ لوگ دشنام درازی پر اتر آئے ہیں۔ وہ دعائیں کرتے کرتے اور اللہ کے حضور گڑگڑاتے سو گئے۔ اس رات کا کھانا بھی نہ کھایا تھا۔ سحری کے وقت غوث محمد صاحب آئے کہ میں معافی مانگتا ہوں۔ خدا کے لیے مجھے معاف کر دیں میں ابھی بیعت کرتا ہوں۔ راجیکی صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں نے ان کا رجوع جماعت کی طرف دیکھا تو پوچھا کہ آخر معاملہ کیا ہے۔ کہنے لگے کہ رات میں نے خواب دیکھا کہ قیامت کا دن ہے اور مجھے دوزخ میں ڈالے جانے کا حکم ہوا۔ فرشتے گرزیں لے کر کھڑے ہیں اور وہ آگ کی بنی ہوئی ہیں اور کہنے لگے کہ تم نے مسیح موعود کی شان میں گستاخی کی ہے لہٰذا اب چلو جہنم اور سزا بھگتو۔ میں نے کہا کہ میں توبہ کرتا ہوں آپ مجھے چھوڑ دیں۔ لہٰذا میں اسی وقت جاگ گیا اور آپ کے پاس آیا ہوں۔ خدارا مجھے معاف کر دیں اور میری بیعت کا خط لکھیں لہٰذا غوث محمد صاحب کی بڑی صاحبزادی رابعہ بی بی کا نکاح میاں غلام علی راجیکی کے ساتھ ہو گیا اور دونوں بلکہ تینوں حضرات دعوت حق کے لیے رواں دواں ہو گئے اور خدا کے فضل و کرم سے سعداللہ پور میں احمدیت کا آغاز 1899ء میں شروع ہو گیا اور وہ جو غوث محمد والا معجزہ ہوا اس کا گاؤں میں بڑا چرچا ہوا۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کی کتاب (حیات قدسی) کے حصہ اول میں 13 دفعہ سعداللہ پور کے واقعات درج ہیں۔

صفحہ 37,32,30,24,14,57,56,51,
50,46,38,58,59

حصہ دوم صفحہ 94,78,67,5 چار دفعہ

حصہ سوم صفحہ 86,38,37,35,34,33 چھ دفعہ

حصہ چہارم صفحہ 17,16,15,14,13,12
2, سات دفعہ

حصہ پنجم صفحہ 40,101,102,103,123

130,151,152,153,154,155,157,
بارہ دفعہ

لہٰذا حیات قدسی میں سعد اللہ پور کے واقعات اور معجزات کا بیالیس صفحات میں ذکر ملتا ہے۔

میری پیدائش 1945ء میں ہوئی جب میں نے ہوش سنبھالی تو اپنے بزرگوں سے مولانا راجیکی صاحب کے معجزات سن سن کر دل بڑا خوش ہوتا تھا اور ایمان مضبوط ہوتا تھا کہ اے اللہ تو نے ہماری سرزمین اور ہماری قوم میں سے ایک ایسا بندہ پیدا کیا ہے جو خدا کے مسیح کا شیدائی ہے اور تو نے اس کی دعاؤں میں اس قدر اثر رکھا ہے کہ ان کی ہر دعا کا جواب خدا اسی وقت دے دیتا ہے۔ اس کے بعد سعد اللہ پور میں لوگ بکثرت جماعت میں شامل ہونے شروع ہو گئے۔ مولوی غوث محمد صاحب کے بیعت کرنے کے بعد ان کا مسجد میں داخلہ بند کر دیا گیا اور وہ اپنے گھر کی بیٹھک میں ہی احمدی احباب کے ساتھ نمازیں پڑھنے لگے۔ اس کے بعد میرے دادا کے کزن چوہدری اللہ داد نے معجزانہ دعاؤں کے نتیجہ میں بیعت کر لی اور پھر 1903ء میں سفر جہلم میں کرم داد، اللہ داد، احمد دین، نبی بخش، جمال دین، خدا بخش۔ نور محمد، مہر شرف دین، مہر غلام محمد۔ ان سب نے حضرت مسیح موعود کا دیدار کیا اور بیعت بھی کی۔ اس سفر میں میری دادی حسین بی بی بھی گھر سے چوری چوری گئی تھیں مگر میرے دادا کے خوف سے کسی کو پتہ نہ چلا تھا۔ کیونکہ میرے دادا خاں محمد بڑے سخت مزاج آدمی تھے۔ ان کا بڑا دبدبہ بھی تھا۔ لہٰذا ماں بیٹے (چچا سردار خاں) نے چوری چھپے چندہ دینا شروع کر دیا تھا۔ مگر باقاعدہ بیعت غالباً 1914ء میں کی۔ پھر خدا کا فضل ایسا ہوا کہ مولانا راجیکی صاحب کا ڈیرہ زیادہ تر سعد اللہ پور اپنے کزن میاں غلام علی کے پاس ہوتا تھا اور مذہبی بحث چلتی رہتی تھی اور خدا کے فضل نازل ہوتے رہتے تھے۔ جب میرے دادا چوہدری خاں محمد احمدی ہو گئے تو مسجد بھی تقسیم کر لی۔ ایک حصہ میں احمدی اور دوسرے حصہ میں اہل سنت۔ یہ سلسلہ 1914ء سے لے کر 1982ء تک جاری رہا۔

خدا کے فضل سے آدھے سے زیادہ لوگ احمدیت قبول کر گئے باقی صرف ہندو تھے اور وہ کافی تعداد میں تھے۔ لیکن ان کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات بہت اچھے تھے۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ بھائی چارے کی فضا قائم تھی۔ گاؤں کے دو نمبردار ہیں اور دونوں خدا کے فضل سے احمدی ہو گئے تھے۔ گاؤں کے تقریباً تمام چیدہ چیدہ لوگ اور صاحبِ علم احمدی تھے اور دیگر غیر از جماعت کے ساتھ بھی بہت اچھا برتاؤ تھا۔ اس بات سے اندازہ لگالیں کہ ایک ہی مسجد میں دونوں جماعت کراتے تھے۔ اگر احمدی پہلے کھڑے ہو جاتے تو اہلسنت انتظار کرتے تھے۔ اگر اہلسنت نماز شروع کر لیتے تو احمدی انتظار کرتے تھے۔ یہ مسجد وڑائچوں کی تھی اور جمعہ صرف اس میں احمدی پڑھتے تھے۔ اہلسنت جمعہ مسجد ارائیاں میں پڑھتے تھے۔ خدا کے فضل وکرم سے سعد اللہ پور میں رفقاء مسیح موعود کی تعداد کے 22 کے قریب ہے۔ میں برادرم پیر خلیل احمد گولیکی کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے رفقاء مسیح موعود سعد اللہ پور کی لسٹ بڑی محنت اور لگن سے تیار کی ہے اور وہ تاریخ احمدیت گجرات بھی لکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اِس کاوش میں ان کا مددگار ہو اور رہتی دنیا تک دعاؤں کے مستحق بنیں۔ (آمین)

فہرست رفقاء کرام

سعد اللہ پور

جو جہلم گئے۔ ان کے نام پہلے درج ہیں۔

(1) غوث محمد صاحب بیعت 1899ء
وفات: 1934ء

(2) غلام علی صاحب بیعت 1898ء
وفات: 15 نومبر 1948ء

اخبار بدر 12 جون 1903ء میں سعد اللہ پور کے درج ذیل رفقاء کی لسٹ چھپی ہے۔

(1) گل محمد (2) امام دین (3) اللہ جوائی (4) امام بی بی (5) کرم دین (6) امام دین ولد فضل دین (7) غلام محمد (8) محمد عاصم (9) فضل احمد (10) نظام دین (11) فضل بی بی۔

پھر یہی فہرست دوبارہ 7 جون 1935ء میں اخبار الحکم میں بھی شائع ہوئی اور اس حساب سے سعد اللہ پور کے 22 رفقاء بنتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ دے اور خدا کے ایک نیک بندے کی بدولت سعد اللہ پور کے علاوہ لنگے۔ خوجیانوالی۔ گولیکی۔ جوکے سدو کے شادیوال ان سب موضعات میں مولانا راجیکی صاحب کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے پودے لگے جواب سرسبز وشاداب درخت بنے ہوئے ہیں اس کے علاوہ رجوعہ۔ مرالہ۔ دیگر بیسیوں گاؤں ہیں جہاں پر مولانا صاحب کے معجزات اور دعاؤں کی بدولت احمدیت پھیلی اور ہم ایک صدی سے زیادہ گزرنے کے بعد بھی مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کے ممنون احسان ہیں کہ جنہوں نے ہمیں خدا کے سچے مسیح کا پیغام پہنچایا اور ہزاروں مشکلات کو برداشت کر کے ہمارے بزرگوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ میں قربان جاؤں اپنی دادی حسین بی بی کے جنہوں نے بڑی مصیبتیں اور پریشانیاں اٹھا کر خدا کے مسیح کا دامن نہ چھوڑا اور آج ہم اس کا پھل کھا رہے ہیں اور خدا تعالیٰ مولانا راجیکی صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے میں جب بھی بہشتی مقبرہ جاتا ہوں تو ان کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرتا ہوں کہ اس درویش کی کوششوں اور دعاؤں سے ہمارے علاقہ میں احمدیت کا پودا لگا۔ میری درخواست ہے کہ نوجوان اور سب بوڑھے خاص طور پر ہمارے علاقہ کے لوگ حیات قدسی کا مطالعہ ضرور کریں، تا کہ ان کا ایمان تازہ ہو اور خدا کے اس نیک بندہ کے لئے دعا نکلے۔

بقیہ صفحہ 4

میرے دل سے ان کے لیے بہت دعائیں نکلتی۔

علاوہ ازیں ان کی بہت سی باتوں کو میں اپنے ابا جان مرحوم سے مشترک سمجھتا ہوں ان کا انداز بیان، شفقت سے پیش آنا، دھیمی انداز سے بات کرنا اور دعائیں دینا بہت حد تک ان سے مشابہت رکھتی تھیں۔

محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم۔ اے آف لندن جو لمبا عرصہ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ پاکستان رہے ہیں۔ آپ نے اپنے مکتوب گرامی محررہ 13 راگست 2011ء میں تحریر فرمایا:۔

مرحوم سے میری دیرینہ دوستی تھی۔ بہت مخلص اور کھلے دل کے انسان تھے۔ دوستی میں، وفا اور اخلاص کا رنگ غالب ہوتا تھا۔ ان سے ڈھیروں باتیں ہوتیں سیاست بھی Discuss ہوتی اور عام معاشرتی باتیں بھی۔ عبادت اور جماعت سے اخلاص کا پہلو غالب رہتا۔

پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و احسان 12 راگست 2011ء کے M.T.A پر LIVE خطبہ جمعہ میں والد محترم کی وفات پر ذکر خیر فرماتے ہوئے فرمایا:۔

''آج پھر میں نماز جمعہ کے بعد کچھ جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ مکرم صوبیدار ریٹائرڈ راجہ محمد مرزا خان صاحب ربوہ کا ہے۔ جن کی 4 راگست کو نوے (90) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

یہ فوج میں رہے اور دوسری جنگ عظیم میں بھی فوج میں تھے۔ پاکستان بننے سے کچھ عرصہ قبل حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر قادیان آ گئے، وہاں رہے اور آپ کی صحبت سے فیض پاتے رہے۔ فرقان بٹالین میں بھی آپ کو خدمت کی توفیق ملی اور 1953ء میں بھی بعض اہم کام انجام دینے کی توفیق ملی۔ تہجد گزار، تلاوت کے پابند، نمازوں کی پابندی اور قناعت شعار، قناعت کرنے والے اور متوکل انسان تھے اور دعوت الی اللہ کا بھی آپ میں ایک جوش تھا۔ خلافت سے بڑا تعلق تھا اور ہر پروگرام کو جو خلیفہ وقت کا ہوتا تھا بڑے غور سے دیکھتے، سنتے اور یاد رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ موصی تھے ان کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے راجہ منیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ کے جونیئر سیکشن کے پرنسپل ہیں اور دوسرے راجہ محمد یوسف صاحب جرمنی کے امور خارجہ کے سیکرٹری ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے''۔

(روزنامہ الفضل 27 ستمبر 2011ء)

از: مکرم انوار الحق صاحب

ضروری ہدایات برائے استعمال فریج

(1) جب بھی نئی فریج خریدیں آپ نے جہاں پر فریج رکھ کر چلانی ہے وہاں پر فریج سیٹ کر دیں آگے سے تھوڑی اوپر اٹھا کر رکھیں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ دروازہ چھوڑیں گے تو خود بخود دروازہ بند ہو جائے گا۔ کم ازکم ایک گھنٹہ پڑی رہنے دیں اس کے بعد تین چار گھنٹے خالی چلالیں اس کے بعد سامان رکھ لیں۔

(2) فریج کو ایک اچھی قسم کا ڈیلے ٹائم والا سٹیبلائزر لگائیں۔ اس سے لائٹ آنے یا جانے سے کمپریسر کو جھٹکا نہیں لگے گا۔

(3) فریج کی صفائی زیادہ سے زیادہ پندرہ دن بعد کر لیں۔ اس سے آپ کی فریج کی کارکردگی صحیح رہے گی جب آپ فریج کو صاف کریں تو پانی اچھی طرح صاف کر لیں تا کہ فریج کو زنگ نہ لگے اس کے علاوہ ایک ہفتہ بعد اوپر کے دروازے کی نیچے والی ربڑ اندر سے صاف کر لیں اسی طرح نیچے والے دروازے کی نیچے والی ربڑ اندر سے صاف کر لیں۔ اس سے دروازے کو زنگ نہیں لگے گا۔

(4) اگر فریج میں سبزی والی باسکٹ کے نیچے پانی آئے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی فریج کا اندر سے ڈرین سسٹم بند ہے ڈرین سسٹم میں گرم پانی ڈالیں یا باریک تنکے یا باریک تار سے ڈرین سسٹم کھول لیں۔

(5) فریج کو سردیوں میں بالکل بند نہ کریں نمبر کم کر لیں یعنی کولنگ بالکل کم کر لیں۔

(6) فریج کو دیوار کے ساتھ لگا کر نہ رکھیں کم ازکم 9 انچ کا فاصلہ ضروری ہے۔

(7) فریج کا فریزر صاف کرتے وقت چاقو چھری یا کوئی نوکدار چیز استعمال نہ کریں۔ فریج چلتے یا چلاتے وقت بند ہو جائے تو کم ازکم پانچ منٹ کے وقفہ سے دوبارہ چلائیں۔ فریج میں سے جتنی چیز ضرورت ہے اتنی نکال کر گرم کریں اور جو بھی چیز فریج یا فریزر میں سے نکال کر گرم کریں وہ دوبارہ فریج میں نہ رکھیں۔ فریج کا دروازہ زیادہ دیر تک کھلا نہ رکھیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

فری مٹاپا کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں فری مٹاپا کیمپ مورخہ 21 دسمبر 2011ء کو صبح 10:00 بجے تا دوپہر 2:00 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں لگایا جائے گا۔ اس کیمپ میں جدید مشینوں کے ذریعہ ماہر ڈاکٹرز کی زیرنگرانی جسم میں چربی اور پٹھوں کی مقدار جانچنے /دوا اور خوراک تجویز کرنے میں مدد مل سکے گی۔ احباب و خواتین اس کیمپ سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رجوع کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

تقریب آمین

مکرم جلال الدین شاد صاحب سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے پوتے عزیزم دانیال احمد ابن مکرم حامد جلال صاحب قائد خدام الاحمدیہ علاقہ راولپنڈی نے پونے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہے۔ عزیزم دانیال احمد کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ ردا حامد کو حاصل ہوئی۔ تقریب آمین مورخہ 9 دسمبر 2011ء کو عزیزم کے نانا محترم عبدالستار صاحب کے گھر پر منعقد ہوئی۔ محترم عبدالستار صاحب نے بچے سے قرآن سنا اور بعد میں دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ عزیزم کو اللہ تعالیٰ قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب نکاح

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میری پوتی عزیزہ جویریہ خان صاحبہ بنت مکرم رانا سعید احمد خان صاحب آف لندن کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عامر صدیق صاحب ابن مکرم صدیق احمد صاحب آف خان پور ضلع رحیم یار خان مورخہ 15 دسمبر 2011ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال میں مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ عزیزہ جویریہ مکرم رانا رفیق احمد صاحب آف کینیڈا اور مکرم رانا رشید احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی بھتیجی اور اسی طرح مکرم حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب مرحوم سابق وکیل المال اول تحریک جدید کی نسل سے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے، جماعت کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے مفید بنائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم راجہ داؤد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم لقمان احمد راجہ صاحب کی تقریب شادی مکرمہ حمامۃ البشریٰ چوہدری صاحبہ بنت مکرم چوہدری مجیب اللہ صاحب سے ہوئی۔ مورخہ 30/اکتوبر 2011ء کو ناصر آباد ربوہ میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ اسی طرح میری بیٹی مکرمہ عائشہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ اسی دن ہمراہ مکرم رشید احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ یو۔کے ابن مکرم چوہدری رحمت علی ظفر صاحب منعقد ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ان دونوں شادیوں کو مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم رانا محمد اکرم صاحب ڈرائیور تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی مکرمہ سامعہ اکرم صاحبہ بنت مکرم محمد اکرم صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم آصف رحمان صاحب واقف نو ابن مکرم سعید الرحمٰن صاحب جماعت سیرالیون کے ساتھ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مورخہ 6/اکتوبر 2011ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر کیا۔ مکرمہ سامعہ اکرم صاحبہ چوہدری برکت اللہ صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم کی نواسی اور مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم نمبردار آف پلنگ پور گوجرانوالہ کی پوتی ہے۔ جبکہ مکرم آصف رحمان صاحب مکرم محمد اکبر فانی صاحب مرحوم سابقہ اکاونٹنٹ تحریک جدید ربوہ کے نواسے اور مکرم چوہدری ارشد علی خان صاحب مرحوم ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم خالد احمد باجوہ صاحب کارکن طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 10 اکتوبر 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ولید احمد خالد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ناصر احمد صاحب باجوہ ولد مکرم مولوی شریف احمد صاحب باجوہ داتا زید کا سیالکوٹ کی نسل سے ہے۔ اور مکرم خالد محمود ججہ صاحب ولد مکرم چوہدری محمد شفیع ججہ صاحب (مرحوم) اونچا ججہ سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک صالح خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین اور درازئ عمر ہونے کے لئے نیز جماعت کا بابرکت وجود ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم غلام احمد سرور صاحب صدر محلّہ طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے تایا زاد بھائی مکرم محمد عثمان صاحب ولد مکرم محمد رمضان صاحب کور پور ضلع سیالکوٹ ریٹائرڈ از پاکستان ایئر فورس 21 نومبر 2011ء کو گردے فیل ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر 51 سال تھی۔ 22 نومبر بعد از نماز مغرب مکرم ضیاء اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کے والد مکرم محمد رمضان صاحب قریباً دو ماہ قبل سندھ جا رہے تھے کہ راستہ میں ہی خدا کو پیارے ہو گئے۔ مکرم محمد عثمان صاحب بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ اپنی مجلس میں قائد خدام الاحمدیہ بھی رہے۔ مرکز کا بہت احترام تھا۔ جب بھی ربوہ آتے مرکز میں موجود بزرگان سلسلہ سے ملاقات کر کے جاتے۔ بہشتی مقبرہ میں باقاعدگی سے دعا کے لئے جاتے۔ اپنے عزیزوں سے ہر دفعہ مل کر جاتے اور کہتے آپ خوش قسمت ہیں کہ مرکز میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو رہائش کا موقع دیا ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عابد انور صاحب لندن تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ مکرمہ منیرہ ملک صاحبہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں دیگر امراض کے علاوہ جوڑوں کا درد بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمود احمد قریشی صاحب سمن آباد لاہور کا پوتا شمائل احمد مختلف عوارض اور اپنڈکس کے پھٹ جانے کی وجہ سے اتفاق ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ اپنڈکس کا آپریشن کر دیا گیا ہے نیز مکرم محمود احمد قریشی صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کے لئے دعا کی درخواست ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میاں عبدالماجد صاحب مصطفیٰ ٹاؤن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن کے معدہ میں تکلیف ہے۔ آپریشن متوقع ہے احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب مرحوم والدہ مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب شہید گوجرانوالہ شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو سانس کی تکلیف ہے۔ آکسیجن لگی ہوئی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ فرحت نسیم صاحبہ بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ فرزانہ اکرم صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔ خاکسار کے نواسے عزیزم جری اللہ ابن مکرم امان اللہ صاحب حال مقیم جرمنی واقف نو عمر 9 سال کی اوپن ہارٹ سرجری متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ عزیزم کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

مکرم محمود احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔ ان کی ہمشیرہ رضیہ سلطانہ صاحبہ کے پیٹ میں رسولی کا آپریشن 19 دسمبر 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کیپسول زیابیطس
بلڈ شوگر کو کنٹرول کرنے کیلئے
کیپسول فشار
ہائی بلڈ پریشر کی کامیاب دوا
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

26 دسمبر 2011ء

12:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:35 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am	ریئل ٹاک
2:45 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
3:15 am	جلسہ سالانہ جرمنی
4:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23دسمبر 2011ء
5:25 am	رفقائے احمد
6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:30 am	یسرنا القرآن
7:00 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
7:35 am	لقاءمع العرب
8:40 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
9:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23دسمبر 2011ء
10:20 am	رفقائے احمد
10:55 am	فیتھ میٹرز
12:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:05 pm	طب وصحت
1:40 pm	گلشن وقف نو
2:40 pm	فرنچ پروگرام
3:50 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	نعت رسول ﷺ
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:10 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:40 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10مارچ 2006ء
9:15 pm	نعت رسول ﷺ
10:20 pm	راہ ھدیٰ

27 دسمبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:30 am	عربی سروس
1:35 am	لقاءمع العرب
2:40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
3:10 am	گلشن وقف نو
4:10 am	نعت رسول ﷺ
5:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10مارچ 2006ء
6:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:25 am	تلاوت قرآن کریم
6:35 am	طب وصحت
7:10 am	ان سائیٹ
7:30 am	لقاءمع العرب
8:45 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:15 am	فرنچ پروگرام
10:20 am	درس حدیث
10:50 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:30 pm	ان سائیٹ
1:00 pm	کینیڈین سروس
1:30 pm	یسرنا القرآن
2:00 pm	گلشن وقف نو
3:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	سندھی سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:30 pm	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
7:05 pm	ان سائیٹ
7:15 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2009ء
9:10 pm	یسرنا القرآن
9:25 pm	گفتگو
10:25 pm	راہ ھدیٰ

28 دسمبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:30 am	عربی سروس
2:40 am	ان سائیٹ
2:50 am	گلشن وقف نو
4:00 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2009ء
5:00 am	ریئل ٹاک
6:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:35 am	درس ملفوظات
6:50 am	الترتیل
7:30 am	لقاءمع العرب
8:40 am	عربی سروس
9:00 am	کینیڈین سروس
9:45 am	سوال وجواب
10:50 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2009ء
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:10 pm	دعائے مستجاب
12:55 pm	یسرنا القرآن
1:15 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
2:00 pm	گلشن وقف نو
2:30 pm	خطاب حضور انور جلسہ سالانہ قادیان (لائیو)
4:15 pm	انڈونیشین سروس
5:15 pm	سواحیلی سروس
6:15 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:50 pm	زندہ لوگ
7:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24مارچ 2006ء
8:25 pm	بنگلہ سروس
9:40 pm	دعائے مستجاب
10:20 pm	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
11:00 pm	فقہی مسائل
11:55 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

29 دسمبر 2011ء

12:15 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ
1:20 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
1:40 am	دعائے مستجاب
2:15 am	سوال وجواب
3:25 am	فقہی مسائل
4:00 am	گلشن وقف نو
5:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24مارچ 2006ء
6:15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:50 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
7:10 am	لقاءمع العرب
8:10 am	فقہی مسائل
8:50 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:35 am	دعائے مستجاب
10:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24مارچ 2006ء
11:05 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم
12:15 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:10 pm	یسرنا القرآن
1:35 pm	خلافت کا سفر
2:15 pm	فیتھ میٹرز
3:20 pm	غزوات النبی ﷺ
4:25 pm	انڈونیشین سروس
5:25 pm	پشتو سروس
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
6:50 pm	بنگلہ سروس
7:55 pm	ترجمۃ القرآن
9:05 pm	غزوات النبی ﷺ
10:15 pm	خلافت کا سفر

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔دسمبر

طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	5:11

اعلان اراضی برائے فروخت

38 ایکڑ زرعی اراضی برلب سڑک جوہرآباد سے 21 کلومیٹر کے فاصلے پر سرگودھا میانوالی روڈ پر واقع برائے فروخت ہے۔جس کا فرنٹ 4 ایکڑ پر مشتمل ہے۔خوبصورت فارم ہاؤس کے ساتھ تمام زمین پر کینو کے باغات کاشت کئے ہوئے ہیں۔

کیپٹن ایم اے خان
رابطہ کیلئے: 0300-9408626

جرمن ہومیو ادویات

مدرٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات نیز سادہ گولیاں ٹکیاں، شوگرآف ملک مناسب نرخوں پر

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کالج روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6213156

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

W.B Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238